ادبیات

غزل

جناب الم مظفرنگری

زمانہ تنگ ہے اہلِ غرض کی یاد خوانی سے — حقیقت کھا رہی ہے مات ہر جھوٹی کہانی سے

نہ کچھ حاصل ہوا مجھ کو مری جادو بیانی سے — زباں قاصر رہی جذباتِ دل کی ترجمانی سے

وہ دے اہمیتیں افسانۂ خضر و مسیحا کو — نہیں واقف جو مقصودِ حیاتِ جاودانی سے

بجا ہے سیرِ گلشن، لیکن اے پابندِ رنگ و بو — بچا دامن گل و گلزار کی شعلہ فشانی سے

بہار آئی ہے اب کے میکدہ بردوش اے ساقی — بھرے ہیں جام پھولوں کے شرابِ ارغوانی سے

نہ ڈر اے ناخدا طوفاں میں بھی کچھ اہلِ ہمت کے — سفینے کھیلتے رہتے ہیں موجوں کی روانی سے

مذاقِ دید کو میرے نہ سمجھو تشنۂ جلوہ — میں اُن کو دیکھتا ہوں ہر حجابِ زندگانی سے

تلوّن کا مزاجِ دل کے اک انداز ہے یہ بھی — وہ کیوں ناراض ہو جاتے ہیں میری بدگمانی سے

میں وقتِ عرضِ مطلب اس لئے خاموش رہتا ہوں — انھیں تکلیف ہوگی میری آشفتہ بیانی سے

نہ لازم تھا بنانا رازداں دل کو محبت میں — اٹھے فتنے کئی اس رازداں کی رازدانی سے

محبت کا بڑا احساں ہے رنگ و بوئے ہستی پر — بنے گلزار صحرا داغِ دل کی ضو فشانی سے

اگر ہوں ضبطِ غم کی قوتیں انساں کو حاصل — اسے تکلیف کیوں ہو حادثاتِ ناگہانی سے

فصاحت کیوں نہ کرتی ناز میری خوش بیانی پہ — مجھے نسبت ہے استادِ جہاں[لہ] خلد آشیانی سے

الم اٹھ کر چمن سے جائیں گے اب جانبِ صحرا
جنوں تسکیں نہیں پاتا ہے سیرِ گلستانی سے

لہ مرزا داغ مرحوم